کئی ہزار فضلاء دارالعلوم دیوبند کی دستاربندی کے علاوہ دنیا کے اہلِ علم و فکر کا اجتماع بجائے خود بڑی اہمیت اور برکات کا موجب ہے۔ مگر مذکورہ الفاظ میں عصری حالات اور تقاضوں کو ملحوظ رکھ کر جن عظیم مقاصد کی نشاندہی کی گئی ہے اس نے تو اس اجتماع کی اہمیت اور قدر و قیمت اور بھی بڑھا دی ہے۔ اور اسے عالمِ اسلام کی توجہات کا مرکز بنا دیا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ یہ اجتماع ہر لحاظ سے ملتِ مسلمہ کے لئے مادرِ علمی دارالعلوم دیوبند کیطرح سرچشمۂ خیر و برکت ثابت ہو اور امت کو درپیش عصری علمی مسائل و مباحث میں واضح لائحہ عمل کیطرف رہنمائی کرنے کا ذریعہ بھی بنے۔ اگر ایسا ہوا تو یہ اگلی صدی کی تقریبات کی سب سے بڑی اور بابرکت تقریب ہوگی۔ وما ذلك على الله بعزیز۔ دیگر علاقوں کی طرح پاکستان سے بھی ہزاروں شائقینِ علم اس اجتماع میں شرکت کے خواہشمند ہوں گے مگر افسوس کہ پاسپورٹ اور ویزا کے مسائل کی وجہ سے اتنی بڑی تعداد کا غالباً جانا مشکل ہو۔ ان مشکلات اور رکاوٹوں کو دیکھ کر دارالعلوم دیوبند نے پاکستان میں اپنے فضلاء کے علاوہ بہت کم بلکہ نہایت محدود دعوت نامے جاری کئے ہیں کہ زائد تعداد میں دعوت نامے جانے والوں اور بلانے والوں دونوں کیلئے باعثِ زحمت ہوتے۔

بہت سے حضرات اس سلسلہ میں ماہنامہ الحق اور دارالعلوم حقانیہ سے مدد اور رہنمائی چاہتے ہیں۔ جبکہ یہاں سے اجتماع کی شکل میں کسی قافلہ اور وفد کے جانے کی کوئی صورت نہیں۔ منتظمین اجلاس نے بھی مدعوین سے کہا ہے کہ انہیں پاسپورٹ اور ویزا کے سلسلہ میں خود جد و جہد کرنا ہوگی۔ ایسے حضرات جو خواہ مدعو نہ بھی ہوں اور جانا چاہیں تو سفری انتظامات اپنے طور پر مکمل کرواکر جشنِ صد سالہ میں شرکت کر سکتے ہیں۔ توقع ہے کہ منتظمین جشن صد سالہ ایسے پاکستانی مہمانوں کا بطیب خاطر خیر مقدم کریں گے۔ بہرصورت جو حضرات شرکت نہ بھی فرما سکیں وہ اپنے دلی جذبات محبت اور دعاؤں کے ساتھ اس اجتماع کی کامیابی کے لئے دعا فرماتے رہیں۔ انشاء اللہ اس میخانہ کا محروم بھی محروم نہیں رہے گا اور اس چشمۂ آبِ زلال سے روحانی و علمی آسودگی کا فیضان سب تک کسی نہ کسی طرح پہنچ جائے گا۔

سمیع الحق
۲۸ محرم الحرام ۱۴۰۰ھ

سہ شنبہ ۵ صفر ۱۴۰۰ھ کو دارالعلوم حقانیہ کے ایک سابق ممتاز مدرس حضرت مولانا محمد شفیع اللہ صاحب فاضل دیوبند اپنے آبائی گاؤں بام خیل ضلع مردان انتقال فرما گئے۔ تدفین بھی وہیں عمل میں آئی۔ جنازہ میں سینکڑوں مسلمانوں اور علماء و صلحاء نے شرکت کی۔ مولانا مرحوم دیوبند کے جید فضلاء میں سے تھے۔ شوال ۱۳۷۹ھ سے رمضان ۱۳۹۰ھ تک یعنی تقریباً گیارہ برس تک دارالعلوم حقانیہ میں اعلیٰ علوم و فنون کی تدریس دیتے رہے۔ وجاہت و ظرافت اخلاق و کردار، علم و عمل ہر لحاظ سے ایک برگزیدہ استاذ تھے ان کی وفات علمی حلقوں کے لئے عموماً اور دارالعلوم حقانیہ کے لئے خصوصاً باعثِ غم ہے۔ حق تعالیٰ مرحوم کو بہترین اور اعلیٰ درجات سے نوازے اور ان کے متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔